Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲۱ر محرم ۱۳۹۷ھ ۲۱ر صلح ۱۳۵۶ہش ۲۱ر جنوری ۱۹۷۷ء | نمبر ۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

فضلِ الٰہی کے حصول کا اقرب طریق دُعا ہے

جو دُعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے

"جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے۔ اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ صلحاء، سعداء و شہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض کو پا سکتا ہے۔ غرض ~ نہ بزوری نہ بزاری نہ بزر مے آید۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہرِ مقصود ملتا ہے اور حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے اور دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقّت ہو، اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی، اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو تکلّف اور تصنّع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔

بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے وہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے کیونکہ آخر گوہرِ مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقّت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اُٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رقّت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیّت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانۂ الوہیّت پر پانی کی طرح بہتی ہے اور گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳، صفحہ ۹۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ر صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۰ر صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

بے چینی کی تکلیف زیادہ ہے اور ضعف بھی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میری والدہ ماجدہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ محترم خواجہ محمد امین صاحب آف سمبڑیال ضلع سیالکوٹ گزشتہ دو ہفتوں سے بعارضہ فالج شدید بیمار ہیں۔ فالج کا اثر دائیں طرف ہے۔ جملہ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ میری والدہ صاحبہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(قیصرہ بلقیس اہلیہ ڈاکٹر مجید اللہ صاحب منڈی بہاؤالدین)

ولادت باسعادت

یہ اطلاع خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادی سیدہ امۃ الناصر سلمہا اللہ تعالیٰ اور مکرم سید شاہد احمد صاحب کو ۷ر جنوری کو لاہور میں دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم کرنل (ریٹائرڈ) صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پڑنواسہ اور محترم سید جلیل شاہ صاحب مرحوم و مغفور کا پوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عثمان نام تجویز فرمایا ہے۔

ادارہ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)، حضرت بو زینب صاحبہ مدظلہا العالی (بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ)، محترم مرزا داؤد احمد صاحب اور خاندان حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ و خاندان محترم سید جلیل شاہ صاحب مرحوم کے جملہ افراد کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی، صحت والی اور با اقبال زندگی دے اور اسے دونوں خاندانوں کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ر صلح ۱۳۵۶ ہش
۱۲ر جنوری ۱۹۷۷ء

آسمانی کشش اور اُس کے دو پہلو

اللہ تعالیٰ جب اصلاح خلق اور غلبۂ حق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اس کے ساتھ ایک آسمانی کشش ضرور نازل ہوتی ہے۔ یہ کشش اُس مامور کے منجانب اللہ ہونے کی ایک زبردست دلیل کا کام دیتی ہے۔

یہ کشش دو طرح پر ظہور میں آتی ہے۔ ایک اِس طرح کہ سعید الفطرت لوگ مامور من اللہ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور اس کے حلقۂ بیعت میں داخل ہو کر اس کے انصار و اعیان میں شامل ہوتے ہیں۔ دوسرے اِس کشش کا ظہور اِس رنگ میں ہوتا ہے کہ اشقیاء کے دلوں میں ایک زبردست جوش اور ہیجان پیدا ہوتا ہے اور وہ مامور من اللہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو کر اور ہر قسم کے حیلے بروئے کار لا کر اسے اپنی طرف سے ناکام کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ ان کی یہ مخالفت بہتوں کو حق کی طرف مائل کرنے کا موجب بنتی ہے اور اِس مخالفانہ جوش کی وجہ سے ہی انہیں قبولِ حق کی توفیق ملتی ہے۔

یہ آسمانی کشش اپنے ہر دو پہلوؤں کے لحاظ سے مامور من اللہ کی صداقت کو آشکار کرنے اور غلبۂ حق کی راہ کو ہموار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ جو لوگ خدا کی طرف سے نہیں ہوتے ان میں یہ کشش سرے سے مفقود ہوتی ہے۔ نہ سعید الفطرت لوگ باطنی تحریک کے زیرِ اثر ان کی طرف کھنچتے ہیں اور نہ ہی اشقیاء کے دلوں میں ان کے خلاف کسی قسم کا جوش پیدا ہوتا ہے۔ جوش کا پیدا ہونا تو درکنار کسی کے کان پر جُوں بھی نہیں رینگتی اور ان کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ لوگوں کا عقیدت اور ارادت کی راہ سے مامور من اللہ کی طرف کھنچنا بھی اس کی صداقت کی دلیل ہوتا ہے اور اشقیاء میں مخالفانہ جوش کا پیدا ہونا بھی اس کی صداقت کو آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے۔ جب تک کشش کے یہ دونوں پہلو ظہور میں نہ آئیں نہ مامور من اللہ کی صداقت پورے طور پر آشکار ہوتی ہے اور نہ غلبۂ حق کی راہ پورے طور پر ہموار ہونے کی صورت نکلتی ہے۔ الغرض مامور من اللہ کی کامیابی کے لئے آسمانی کشش کے اِن ہر دو پہلوؤں کا منصۂ شہود پر آنا ضروری ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے سے دی ہوئی بشارت کے مطابق اِس آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اِس لئے آسمانی کشش کے اِن ہر دو پہلوؤں کا منصۂ شہود پر آنا اور اس کے نتیجہ میں غلبۂ حق کی راہ کا ہموار ہونا ضروری تھا۔ اسی لئے آپ نے ۱۴ر اپریل ۱۹۰۳ء کو صبح کی سیر کے وقت آسمان سے نازل ہونے والی کشش کے ان ہر دو پہلوؤں اور ان کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"صادق کی بعثت کے ساتھ ہی آسمان سے اس کے واسطے ایک کشش نازل ہوا کرتی ہے جو دلوں کو ان کی استعدادوں کے مطابق کشش کرتی اور ایک قوم بنا دیتی ہے..... آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ تمام دُنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشش کا نزول ہے۔ سعید تو دوستی کے رنگ میں چلے آتے ہیں مگر شقی بھی اس حصّہ سے محروم نہیں۔ ان میں مخالفت کا جوش شعلے مار رہا ہے۔ جب کہیں ہمارا نام بھی ان کے سامنے آجاتا ہے تو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتے اور بیخود ہو کر مجنونوں کی طرح گالی گلوچ تک آجاتے ہیں ورنہ بھلا دُنیا میں ہزاروں فقیر لنگوٹی پوش ..... پھرتے ہیں مگر ان کے لئے کسی کو جوش نہیں آتا اور کسی کے کان پر جُوں نہیں چلتی۔ وہ چاہے بد مذہبیاں اور بے دینیاں کریں پھر بھی ان سے مست ہی ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ بھی صرف یہی ہے کہ وہ چونکہ روحانیت سے خالی ہیں اِسلئے ان کے واسطے کسی کو کشش نہیں۔ مگر ہمارے لئے ہر ایک طرف سے کوشش ہے کہ یہ کاروبار رُک جائے مگر وہ بڑھتا جاتا ہے۔ چونکہ ان لوگوں کی فطرت اُلٹی ہے اس لئے ان کی کشش بھی الٹی ہے ..... غرض صادق کے واسطے ہی ایک کشش ہوتی ہے جو دلوں کے ولولوں کو اُبھارتی اور جوش میں لاتی ہے۔ سعیدوں کے ولولے سعادت اور اشقیاء کے شقاوت کے رنگ میں پھل لاتے ہیں۔ شقی چونکہ اسی فطرت کے ہوتے ہیں اِس لئے ان کے واسطے کشش بھی اُلٹے رنگ میں ثمرات لاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۳۸ تا صفحہ ۳۴۱ مع حاشیہ صفحہ ۳۳۹)

الغرض مامور من اللہ کی بعثت کے وقت آسمانی کشش کا سعادت اور شقاوت ہر دو رنگ میں ظاہر ہونا ضروری ہوتا ہے اور یہ ہر دو قسم کی کشش مامور من اللہ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل کا کام دیتی ہے۔ سعادت کے رنگ میں ظاہر ہونے والی کشش تو براہِ راست سعید الفطرت انسانوں کو حق کی طرف کھینچ بلاتی ہے جبکہ شقاوت کے رنگ میں ظاہر ہونے والی کشش مخالفت کا جوش اُبھار کر بالواسطہ طریق پر غلبۂ حق کی راہ ہموار کرنے کا موجب بنتی ہے اور حق ان ہر دو قسم کی متضاد کششوں کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ غالب آتا چلا جاتا ہے۔

نعت

مبارک اُس بندۂ خدا کا وجود، اُس پر ہزار رحمت
کہ جس کی ہستی سے حق تعالیٰ کا ہے ظہورِ جلال و عظمت

وہ جس کا مقصودِ زندگانی رضائے مولا کی شادمانی
نصیب اُس کو ہے کامرانی جسے ہے اللہ سے محبّت

کسی بھی فرماں روائے جابر سے آج تک وہ ڈرا نہیں ہے
وہ جس کے قلبِ سلیم پر ہے خدائے جبّار کی حکومت

وہ سرورِ کائنات جن کے لئے نمودِ جہاں ہوئی ہے
وہ خاتم الانبیاءؐ ہیں برحق کہ ختم اُن پر ہے ہر نبوّت

ازل سے فانوسِ وقت روشن اُنہیں کے نورِ وجود سے ہے
ہمیشہ روشن رہے گی اُن سے حریمِ ارض و سما کی وسعت

کوئی زمانہ ہو ہر زمانے میں ہے ظہورِ جمال اُن کا
رسالتِ مصطفےٰؐ کا فیضِ عمیم جاری ہے تا قیامت

زمیں بھی دورِ زماں بھی اُن کا خدا بھی اُن کا جہاں بھی اُن کا
نجومِ شمس و قمر بھی اُن کے خدا کی تخلیق اُنہیں کی دولت

حرم کو جاتے ہیں جانے والے ہزارہا لوگ قافلوں میں
کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے نورِ دیدار کی مسرّت

بزورِ بازو قبول ہوتا نہیں طوافِ حرم، حرم میں
خدا کی رحمت سے آدمی کو میسّر آتی ہے یہ سعادت

دیارِ یثرب میں جاں ہماری جوارِ کعبہ میں دِل ہمارا
کہیں بھی ہم ہوں مگر وہیں ہیں جس آستانے سے ہے محبّت

تُو نے کیا ہے جس کو سُراغ اپنا دیا ہے جس کو
تری ہیں اُسی کی پُونجی یہ دردِ دل ہے اُسی کی دولت

(سعید احمد اعجاز)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے پوراسی ویں جلسہ سالانہ کے پانچویں اجلاس منعقدہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء میں محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ نے جو تقریر فرمائی تھی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ
تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ
وَإِيتَآءِ الزَّكٰوةِ
يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ
فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ
لِيَجْزِيَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ
وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ
يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(النور آیات ۳۸، ۳۹)

یعنی اللہ کا ذکر کرنے والے مرد وہ ہیں جنہیں تجارت اور بیع اللہ کے ذکر اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتا وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر جزا دیگا اور ان کو اپنے فضل سے مال و اولاد میں بڑھا دیگا۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے

تاریخ بغداد میں خطیب بغدادی لکھتے ہیں کہ مشہور صوفی حضرت جنید بغدادیؒ جب فوت ہوئے تو ایک مجذوب نے جو ان کے قریب ایک ویرانے میں پڑا رہتا تھا قبر پر کھڑے ہوکر یہ شعر پڑھے اور شعر چھوڑ گیا۔

واسفا علی فراق قوم
هم المصابيح والحصون
والمدن والمزن والرواسي
والخير والأمن والسكون
لم تتغير لنا الليالي
حتى توفتهم المنون
فكل جمر لنا قلوب
وكل ماء لنا عيون

اے افسوس ان لوگوں کی جدائی پر وہ دنیا کے لئے چراغِ راہ تھے۔ یہ اہل دنیا کے لئے حصن حصین تھے۔ لوگ ان سے نور حاصل کرتے تھے اور ان کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے عذابوں اور مصائب سے دنیا کو نجات ملتی تھی

وہ شہر تھے جن سے دنیا آباد تھی وہ ابرِ رحمت تھے جس سے دنیا سیراب ہوتی تھی وہ پہاڑ تھے جن سے دنیا کا استحکام تھا۔ وہ بھلائی کے جامع تھے اور دنیا کے لئے امن و سکون کا موجب۔ ہمارے لئے زمانہ نہیں بدلا مشکلات کے باوجود ہم پُرسکون تھے۔ دنیا کے ہم و غم سے ہم گھبراتے نہیں مگر جب وہ فوت ہوگئے تو ہمارے سکھ جاتے رہے اور تکلیف و مصائب نے ہمیں آ گھیرا ہمارا چین مفقود ہوگیا۔

اب ہمیں کسی خارجی آگ کی ضرورت نہیں ہمارا دل انگارہ بن گیا ہے کسی پانی کی اب ہمیں کیا ضرورت کہ ہماری آنکھوں سے چشمے ابل رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے یہ شعر مجھے بہت پسند ہیں اور صاحبِ فکر و نظر موعود خلیفہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کی وفات پر یہی شعر پڑھے تھے۔

آج کی تقریر میں مجھے جس پاک گروہ کا ذکر کرنا ہے بلاشبہ وہ احمدیت کے ماتھے کا جھومر تھے وہ شمعِ احمدیت کے پروانے تھے وہ خدا کے فضلوں کو جذب کرنے والے تھے وہ دنیا کو تین طلاقیں دے چکے تھے انہوں نے اپنے آپ کو بے جان لاشے کی طرح مسیح پاک کے قدموں پر ڈال دیا تھا وہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے باہر تھے ان میں سے ہر ایک تقدیرِ خداوندی تھا وہ مسیح پاک کی صداقت کا نشان تھے ان کے وجودوں میں مسیح پاک کی مسیحائی کی جھلک دکھائی دیتی تھی یہ تبدیلی جو ان کے اندر پیدا ہوئی یہ اعجاز تھا اس کا جو دلوں کی کشت میں محبت باری کا بیج بوئے آیا تھا" مطالب عالیہ میں امام رازیؒ نے ایک لطیف نکتہ بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں:

"دنیا میں تین طرح کے انسان ہیں۔ ناقص یعنی جن کی قوت نظری اور عملی دونوں ناقص ہیں یہ عوام الناس ہیں۔ خود کامل لیکن دوسروں کو کامل نہیں کر سکتے یہ اولیاء اور صلحاء ہیں۔ خود کامل ہیں اور دوسروں کو بھی کامل کر سکتے ہیں۔ یہ انبیاء ہیں۔"

(ضمیمہ الکلام المشبلی صفحہ ۲۶۶)

دلوں کا بدلنا خدا کے اختیار میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی نے ایک بار ہاتھ کی انگلیوں میں تنکا رکھا اور ہتھیلی کو پلٹا اور فرمایا

اِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ
مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا
كَيْفَ يَشَآءُ۔

(ترمذی ابواب القدر)

کہ دل خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جس طرح چاہتا ہے انہیں بدلتا ہے۔ پس دلوں کی تبدیلی خدا کے اختیار میں ہے اور خدا کی دی ہوئی توفیق سے اللہ والے دلوں کو بدلتے ہیں۔ اس ضمن میں مسیح پاک کے ہاتھ سے جو دل صاف ہوئے یا جنہیں یوں کہنا چاہیئے جن دلوں کو خدا تعالےٰ نے مسیح پاک کے انصار و اعوان کے طور پر چنا ان کے بارہ میں خود مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں جو سچے دل سے میرے پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور باتیں سنتے وقت ایسے روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہوجاتے ہیں ــــــ میں اپنے ہزارہا بیعت شدہ میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیروان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے۔ ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرہ پر صحابہؓ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہوجاؤ تو وہ دستبردار ہونے کے لئے مستعد ہیں"

(الذکر الحکیم نمبر ۱ صفحہ ۱۷)

وقت کی رعایت کو مدنظر رکھتے ہوئے معدودے چند کے عشق و فدائیت کے نظارے پیش کرتا ہوں۔

حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ

الاوّل فالاوّل ۔ جو پہلا ہے وہ پہلے ہے۔ دعویٰ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا فرمایا کرتے تھے

یا ربّ من انصاری۔ یا ربّ من انصاری

اللہ مجھے کوئی ایسا مددگار عطا فرما جو میرا دست و بازو بن کر کام کر سکے۔ چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے تو انہیں دیکھتے ہی مسیح پاک نے خدا داد فراست کا اظہار یوں فرمایا:

"اِنّہ دعائی"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸۲)

یہ مردِ مومن میری دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔

ان کے بارہ میں مامور زمانہ نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں فرمایا ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

(نشان آسمانی صفحہ ۴۷)

کیا ہی اچھا ہو کہ اگر امت کا ہر فرد نور دین بن جائے اور یقیناً ایسا ہی ہو اگر ہر مسلمان کا دل یقین سے بھر جائے۔ آئینہ کمالات اسلام میں عربی زبان میں دس صفحات آپ کی تعریف میں رقم فرمائے اس میں آپ نے فرمایا:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مانفعنی مال احد
کمالہ الذی آتاہ
لوجہ اللہ ......
ما سالتہ شیئا فابیٰ
...... واریٰ علیہ
من آثارہ یطیعنی ...
و یتبعنی فی کل امری
کما یتبع حرکۃ النبض
حرکۃ التنفس و اراہ
فی رضائی کالفانین
...... واریٰ انوار
الحکمۃ قد رشحت
علی شفتیہ وانوار
السماء قد نزلت
لدیہ"

ان کی مالی قربانی سب سے بڑھی ہوئی ہے ...... میں نے اس جیسا مرد میدان نہیں دیکھا ...... مجھے ان پر رشک آتا ہے وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی پیروی کرتی ہے ...... میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں۔

ان کی فدائیت اطاعت اور شیفتگی کا یہ حال تھا کہ انہوں نے بیعت سے قبل ۱۸۸۵ء میں حضرت مسیح پاک کو لکھا:

"میں دل کی گہرائیوں سے آپ سے محبت کرنے لگا۔ یوں نے انہیں اپنی جائداد اور اپنے سارے اموال پر ترجیح دی بلکہ اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور والدین اور اپنے سب عزیز و اقارب پر انہیں مقدم جانا اور رکھا۔

نواللہ مذ لاقیتہ ذادنی الہدیٰ وعرفنا من تفہیم احمد احمدؐ

(برکات الدعا ٹائٹل)

"جب سے مجھے آپ کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا میں نے آپ کے فیض کی برکت سے رشد و ہدایت میں ترقی حاصل کی اور اس احمد یعنی مسیح موعود کو پہچان کر مجھے اس احمد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا پتہ لگا

پہلی ملاقات میں ہی اس سیرت صدیقی کے حامل نے اپنے آقا کی خدمت میں عرض کی کہ حضور! میری بیعت لے لیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اس معاملہ میں کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اس پر حضرت مولانا نے عرض کی پھر حضور وعدہ فرمائیں کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیعت لینے کا حکم آ جائے۔ سب سے پہلے میری بیعت لی جائے۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ آپ کو ہی پہلے بیعت کرنے کا موقعہ دیا جائے گا

(حیات نور دین مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب ص ۱۱۹)

چنانچہ ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ کے مقام پر جب دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد مسیح پاک نے لیا تو سب سے اول بیعت کرنے والے آپ ہی تھے

(حیات نور دین ص ۱۵۵، ۱۵۶)

۱۸۹۲ء میں جب آپ نے ریاست جموں کی ملازمت ترک کی تو بھیرہ میں بہت بڑے پیمانہ پر شفاخانہ کھولنے کا ارادہ کیا اس غرض کے لئے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوانا شروع کیا کچھ عمارتی سامان کی خرید کے لئے آپ کو لاہور جانا پڑا۔ لاہور آ کر خیال کیا کہ قادیان نزدیک ہے حضرت اقدس سے ملاقات کر لیں۔ بٹالہ پہنچ کر واپسی کا یکہ کرایہ کیا۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے دوران گفتگو فرمایا اب تو آپ فارغ ہو گئے آپ نے عرض کیا حضور اب تو فارغ ہی ہوں۔ وہاں سے اٹھ کر یکے والے سے کہا اب تم چلے جاؤ۔ اگلے روز حضور نے فرمایا مولوی صاحب! آپ کو اکیلے رہنے میں تکلیف ہوگی اپنی بیوی کو بلا لیں۔ آپ نے حضور کے ارشاد کے تحت بیوی کو لکھا شاید جلد واپس نہ آ سکوں مکان کی تعمیر روک دی جائے اور بیوی کو قادیان آنے کے لئے لکھ دیا۔ بیوی آ گئیں تو حضور نے فرمایا مولوی صاحب! آپ کو کتابوں کا بڑا شوق ہے۔ اپنا کتب خانہ بھی منگوا لیں۔ پھر فرمایا مولوی صاحب اب اپنے وطن بھیرہ کا خیال بھی دل میں نہ لائیں مولوی صاحب فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں میرے وہم اور خواب میں بھی مجھے وطن کا خیال نہ آیا پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے۔

(مرقاۃ الیقین ص ۱۷۹)

اللہ اللہ کیا پاکیزہ فطرت تھی حضرت مسیح پاک کے اس صحابی کی کہ پھر وطن خواب میں بھی نہ آیا۔ آپ کن حالات میں آئے تھے مکان زیر تعمیر تھا۔ سامان خریدنے کے لئے آپ لاہور آئے تھے یکہ واپسی کا بٹالہ سے لیکر آئے تھے۔ مسیح پاک کے دریافت کرنے پر صحیح عذر بھی نہ کیا یہ واقعہ بتلاتا ہے کہ آپ نے اپنی ہر خواہش کو مٹا دیا تھا۔ اس محبوب کی رضا اور اطاعت ہی مقصود و حیات تھی کہ ان کے ہاتھ پر عہد کیا تھا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ کتنا عجیب امتحان تھا اور کس شان سے آپ اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔

اس کے بعد تو پھر کیفیت یہی تھی جو آپ نے فرمائی کہ "پھر تو ہم قادیان کے ہو گئے" وہ اس شمع کا جس سے انہیں آسمانی نور حاصل ہوا تھا۔ پروانہ وار طواف کرتے تھے۔

آپ کے عشق اور فدائیت کا ایک نظارہ ملاحظہ کیجئے۔ ایک بار آپ اپنے مطب میں تشریف فرما تھے کہ کسی نے آکر عرض کیا مولوی صاحب! حضور یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اٹھے کہ پگڑی کو باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے۔

(حیات نور دین ص ۱۸۱)

جب حضور کا وصال ہو گیا۔ تو حضور کے "الدار" کی طرف اشارہ کرتے اور فرماتے نور الدین کا یہاں ایک معشوق ہوتا تھا جسے مرزا کہتے تھے نور الدین اس کے پیچھے دیوانہ وار پھرا کرتا تھا کہ اسے اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔ (حیات نور دین ص ۱۸۵)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں ذکر ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کر دینے کے لئے فرمایا۔ مگر وہ دوست راضی نہ ہوا۔ اتفاقاً اسی وقت حضرت مولوی صاحب کی چھوٹی بچی امۃ الحی کھیلتی ہوئی سامنے آ گئی۔ حضرت مولوی صاحب اس دوست کا ذکر سن کر جوش سے فرمانے لگے مجھے تو اگر مرزا کہے کہ اپنی لڑکی نبالی (ایک مہترانی کا نام تھا) کے لڑکے کو دیدو تو میں بغیر کسی انقباض کے فوراً دے دوں گا۔

(سیرت المہدی جلد سوم ص ۳۷)

میں نے یہ واقعہ حضرت مصلح موعود کی زبان مبارک سے بھی سنا۔ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا۔ پھر دیکھو خدا کی غیرت وہ لڑکی موعود خلیفہ کے عقد میں آئی

ایک دفعہ وہاں سے حضور نے مولوی صاحب کو بلا بھجوایا کہ جلد چلے آئیں مولوی صاحب مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہیں سے ہی کھڑے کھڑے روانہ ہو گئے۔ کیا جلد آنے کا یہ مطلب تھا کہ گھر سے کپڑے بھی نہ بدلے جائیں۔ بے شک عقل کا تقاضا یہی ہو۔ لیکن عشق کا تقاضا وہی تھا جو نور الدین سے ظاہر ہوا۔

اور نور الدین کے اس جذبۂ اطاعت کا نتیجہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ وہ ہوئے جو دل کی دھڑکن اور نبض کی طرح پھڑکتے تھے۔ بجا فرمایا تھا آپ کے آقا نے

"اگر مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے۔

(سیرت المہدی جلد سوم ص ۱۴۰)

(باقی)

تحریک جدید کے معاونین خصوصی کیلئے دعا کی درخواست

مومن کو تقاضائے الٰہی بشری محدود عمر ہی ملتی ہے لیکن اس کے دل میں نیکیاں بجالانے کی خواہش غیر محدود ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے غیر محدود انعامات کا وعدہ دیا جاتا ہے جماعت احمدیہ میں جماعت اسلام کا یہ جذبہ بھی بفضل خدا اسی رنگ کا پایا جاتا ہے۔

تحریک جدید کے مالی میدان میں ایک ایسا طبقہ ہے جو اپنی قابل قدر قربانیاں غیر محدود طور پر پیش کرتے رہنے کا عزم رکھتا ہے۔ اسی ضمن میں ضلع شیخوپورہ سے ہمارے ایک معاون خصوصی تحریر فرماتے ہیں

"بندہ تقریباً تین سال سے حسب توفیق معاون خصوصی ہے اور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ توفیق دیتا چلا جائے تو میں انشاء اللہ ساری عمر دیتا رہوں گا"

ایسے جملہ مخلصین کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت نازل فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ عزیزم عبدالشکور ابن محترم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم لاہور کو دل کی تکلیف لاحق ہو گئی تھی کچھ افاقہ ہے مگر مکمل آرام نہیں آیا۔ احباب سے کامل شفا و صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

۳۔ خاکسار بعارضہ دمہ بیمار ہے کامل شفا و صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (مرزا رحمت اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ جدید کے مُعاونینِ خصوصی

قبل ازیں ربوہ کے معاونینِ خصوصی کی ایک فہرست الفضل میں اشاعت پذیر ہو چکی ہے۔ دوسری قسط درج ذیل ہے:-

۱- مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب مع بیگم صاحبہ	ربوہ	۱۵۰۰-۰۰
۲- " خواجہ محمد شریف صاحب ۔ گولبازار	"	۱۳۴۴-۰۰
۳- " ٹھیکیدار محمد دین صاحب دارالصدر غربی	"	۱۳۰۰-۰۰
۴- " ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر (ہومیو) دارالصدر شمالی	"	۱۲۰۰-۰۰
۵- " برادران خواجہ مبارک احمد صاحب ۔ خواجہ برکات احمد صاحب دارالرحمت وسطی	"	۱۲۰۰-۰۰
۶- " مہر محمد حیات صاحب دارالصدر غربی	"	۱۱۰۰-۰۰
۷- " چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ دارالصدر غربی	"	۱۱۰۰-۰۰
۸- " " محمد شریف صاحب "	"	۱۱۰۰-۰۰
۹- " " محمد اسماعیل صاحب "	"	۱۱۰۰-۰۰
۱۰- " " خلیل احمد صاحب "	"	۱۱۰۰-۰۰
۱۱- " میجر عبدالقادر صاحب دارالرحمت شرقی	"	۱۰۲۰-۰۰
۱۲- " راجہ مسعود احمد صاحب دارالصدر غربی	"	۱۰۰۰-۰۰
۱۳- " شیخ مامون احمد صاحب دارالصدر شمالی	"	۱۰۰۰-۰۰
۱۴- " چوہدری محمد طفیل صاحب مع لواحقین دارالفضل	"	۱۰۰۰-۰۰
۱۵- " محمد علی صاحب ایم اے سابق پرنسپل تعلیم الاسلام کالج	"	۱۰۰۰-۰۰
۱۶- " مبارک احمد صاحب دارالنصر غربی	"	۱۰۰۰-۰۰
۱۷- " چوہدری ادریس احمد صاحب دارالرحمت غربی	"	۱۰۰۱-۰۰
۱۸- " غلام حسین صاحب دارالعلوم غربی ربوہ		۱۰۰۰

احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان دارالقضاء

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ فضل محمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حاجی برکت علی صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کا درج ذیل ترکہ ثابت شدہ ہے۔ (۱) قطعہ نمبر ۲۰/۲۱ واقع محلہ دارالیمن میں سے ۱۰ مرلہ۔ مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۱۲ واقع دھرم پورہ لاہور۔ (۳) دوکان نمبر ۱۸۵ واقع میوروڈ لاہور۔ (۴) ایک پلاٹ واقع پلے والی ضلع گوجرانوالہ۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) چوہدری محمد صدیق صاحب فورمین مکان نمبر ۶ نئی بستی نزد سرائے عطا محمد پل نہر دھرمپورہ لاہور۔ (۲) محمد رفیق صاحب سروس شوز ایجنسی دھرمپورہ لاہور۔ (۳) محمد سلیم صاحب منور اے۔ ڈی۔ اے آفس راولپنڈی۔ (۴) ناصر احمد صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا چشتیاں۔ (۵) غلام فاطمہ صاحبہ معرفت محمد اسلم صاحب ساجن کلاتھ مرچنٹ ریل بازار تاندلیانوالہ ضلع لائلپور (۶) رفیقہ بیگم صاحبہ گلی نمبر ۲ مکان نمبر ۳۴۴ سکیم نمبر ۱ دھرمپورہ لاہور۔ (۶) صدیقہ بیگم صاحبہ معرفت الحاج عبدالسلام صاحب جسونت بلڈنگ لاہور۔

استدعا ہے کہ ترکہ مذکورہ بالا مرحوم کے تمام وارثان میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مُطالعہ کتب

ماہ صلح / جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" مقرر ہے۔ قائدین خدام سے مطالعہ کروائیں اور رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

جلسہ سالانہ کے سٹور کے لیے سامان بھجوانے والی لجنات

جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء پر مختلف لجنات کی طرف سے مندرجہ ذیل سامان سٹور جلسہ سالانہ کے لئے موصول ہوا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لجنہ احمد نگر:- ٹوکریاں ۴ عدد - ۴ جُڑے ہوئے دستر خوان ۱ عدد
بالٹیاں ۲ " - چمچے ۲ "

لجنہ سرگودھا:- لالٹین ۳ "

لجنہ سانگلہل:- بالٹیاں ۵ " - دستر خوان ۳ عدد لالٹین ۲ عدد
چمچے ۳ "

لجنہ منگوڑیل ضلع سرگودھا:- بالٹی ۱ " چمچے ۱ عدد

لجنہ پیر محل:- بالٹیاں ۲ " - لالٹین ۱ عدد - ٹوکری ۱ عدد - چادریں ۲ عدد

لجنہ حافظ آباد:- لالٹین ۲ " بالٹیاں ۲ عدد

لجنہ ملتان حلقہ گلگشت کالونی:- دستر خوان ۱۲ عدد

لجنہ سیالکوٹ:- کورے لٹھے کا تھان برائے دستر خوان

لجنہ راولپنڈی:- بالٹیاں ۵ عدد دستر خوان ۳ عدد

لجنہ جل بھٹیاں ضلع جھنگ:- روئی ایک سیر

بذریعہ محترمہ رشیدہ ثروت صاحبہ ربوہ:- جگ ۱ عدد

محترمہ بیگم صاحبہ کرنل سعید احمد صاحب کراچی:- گیس ۱ عدد
" عطیہ بیگم زہرہ ملک صاحبہ صدر لجنہ حلقہ شرقی مسجد راولپنڈی گیس ۱ "
" سکینہ عثمان صاحبہ کویت گیس ۱ "

مندرجہ ذیل کی طرف سے سٹور لجنہ کے لئے رقم موصول ہوئی:-

لجنہ احمد نگر	-	۱۶-۰۰
ناصرات "	-	۹-۰۰
لجنہ جیکب آباد	-	۱۰۰-۰۰
" حلقہ گلبرگ لاہور	-	۲۰۰-۰۰
" نواب شاہ	-	۱۳۰-۰۰
" کویت	-	۱۲۵-۰۰
محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ ربوہ	-	۱۰-۰۰
میزان:-		۶۲۷-۰۰

اس کے علاوہ مکرمہ ڈاکٹر زبیدہ صاحبہ کراچی نے مختلف دواؤں کے دو بکس فضل ہسپتال کے لئے عطیہ دیا۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء
(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ - ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری خوشدامن صاحبہ کے والد محترم قاضی محمد شفیع صاحب عباسی دو تین ہفتوں سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ کمزوری کافی ہو گئی ہے اور بینائی پر بھی اثر ہے۔ احباب کامل شفایابی کی دعا فرمائیں۔ (نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ جھنگ صدر)

۲۔ میرے بیٹے قاضی داؤد احمد صاحب لندن میں چند دنوں سے بیمار رہے اور ہسپتال میں ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(شریف بیگم (ام داؤد) دارالصدر جنوبی - ربوہ)

۳۔ میری والدہ محترمہ بغرض آپریشن میو ہسپتال لاہور تشریف لیجا رہی ہیں۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی و صحت و تندرستی کی پُرزور درخواست دعا ہے (مبشر احمد زاہد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج۔ لاہور)

۴۔ خاکسار کے برادر محترم نذیر احمد صاحب عباسی گاندھی سکوئر لاہور میں گزشتہ ہفتہ سے بیمار رہے ہیں۔ کمزوری کافی ہو چکی ہے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مظفر حسین عباسی انسپکٹر بیت المال آمد - دارالصدر شمالی - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقفِ جدید اور ناصرات الاحمدیہ

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے جس کا اعلان گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں۔ احمدی بچوں اور بچیوں کے سپرد پچاس ہزار روپے کی ادائیگی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کی تھی۔ جماعت کے بچوں کے اخلاص اور قربانی کو دیکھتے ہوئے یہ اتنی بڑی رقم نہ تھی کہ جس کی ادائیگی مشکل ہو۔ حق تو یہ ہے کہ اگر ہمت سے کام لیں تو صرف ناصرات ہی اتنی رقم جمع کر سکتی ہیں۔ لیکن ابھی تک پاکستان کے ہر شہر اور ہر گاؤں کی احمدی بچیاں اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہوئیں۔ ان کو توجہ دلانے اور اس تحریک کی اہمیت ان پر واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ ۱۹۶۶ء کے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں، اگر آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کر دیں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقفِ جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

پس پہلا فرض تو ہر ماں اور باپ کا ہے کہ وہ جائزہ لے کہ حسبِ توفیق اس کے بچے وقفِ جدید میں شمولیت کر رہے ہیں یا نہیں۔ دوسرا فرض ناصرات کی سیکرٹریوں اور لجنہ اماء اللہ کی عہدیداروں کا ہے کہ آیا ان کی لجنہ کی ناصرات سب اس چندہ میں شامل ہیں یا نہیں۔

لیکن یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ کم سے کم پچاس پیسے چندہ دینا کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض کو مالی لحاظ سے بعض پر فوقیت دی ہے۔ جن کی مالی حیثیت اچھی ہے ان کو خدا تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے بچوں کو بھی خصوصی معاونین کی صف میں لانا چاہیئے۔ اس کے لئے دفتر وقفِ جدید نے علی الترتیب ۲۵، ۵۰ اور سو روپے کے معیار مقرر کئے ہیں۔ عہدہ داران بھی بچیوں تک یہ تحریک پہنچائیں اور خود صاحبِ حیثیت ماں باپ بھی اپنے بچوں کو وقفِ جدید میں پچیس، پچاس یا سو روپے سالانہ چندہ دے کر خصوصی معاونین میں ان کو شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وصولیوں کا تیسرا مرحلہ

جماعتہائے احمدیہ کے امراء اور صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم جو ساری دنیا میں جاری ہے اسے کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ آپ چاہے دنیا کے کسی ملک سے تعلق رکھتے ہوں اپنے مخلص وعدہ کنندگان کو یہ بات ذہن نشین کرا دیں کہ تیسرا مرحلہ ۲۸ر فروری ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک وعدہ کا کم از کم ۱/۵ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

وعدہ کنندگان برائے خدمت

گیسٹ ہاؤس مجلس خدام الاحمدیہ کے سلسلہ میں وعدہ کنندگان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے وعدوں کی ادائیگی جلد از جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان امسال ۹ر فروری ۱۹۷۷ء کو بدھ کے روز مسجد مبارک ربوہ میں ۹ سے ۱۲ بجے دن تک منعقد ہوگا۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

۱۔ قرآن کریم:۔ سورۂ رعد اور سورۂ ابراہیم کا ترجمہ اور مختصر تشریح — نمبر ۵۰
۲۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔ رسالہ الوصیت — نمبر ۳۰
۳۔ انٹرویو (ا) سورۂ بقرہ کی پہلی سترہ آیات کا حفظ
(ب) دعائے نماز جنازہ
(ج) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وفاتِ مسیح ناصری کی ایک ایک دلیل
(د) معائنہ شعائرِ اسلامی

تمام کارکنان صدر انجمن احمدیہ اس نصاب کے مطابق تیاری کریں اور امتحان میں بروقت شریک ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اسلام کا ایک اہم رکن — زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جن کو خدا تعالیٰ نے دینی دولت کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ایک بڑی اکثریت کو ادائیگی زکوٰۃ کی توفیق بھی مل رہی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن جماعت میں بعض ایسے احباب بھی ہیں جن سے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت ہو جاتی ہے حالانکہ فریضۂ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کا قرآن شریف میں بار بار حکم ہے۔

پس ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہے ازراہِ کرم اس کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرماویں۔ امراء اصحاب، صدرانِ جماعت اور سیکرٹریانِ مال کی خدمت میں بھی التماس ہے کہ صاحبِ نصاب اصحاب کو مسائلِ زکوٰۃ سے بخوبی آگاہ فرمائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کر کے مرکز میں جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیز مبشر احمد خان بی۔اے کا نکاح عزیزہ سلمیٰ سعید بی۔اے بنت محترم لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید صاحب ۳/۲ سرور روڈ لاہور چھاؤنی کے ساتھ بیس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم دہلی دروازہ لاہور نے مورخہ ۶-۱-۷۷ء بروز جمعرات کرنل صاحب موصوف کی کوٹھی پر پڑھا۔ دوسرے دن ۱۱½ بجے کی فلائٹ پر عزیز مذکور ہم سب کی دعاؤں کے ساتھ امریکہ روانہ ہو گیا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مبارک فرمائے اور عزیز کا مستقبل تاباں و شاداں ہو۔ آمین

(عبد الحمید خان شوق۔ لاہور)

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد اختر صاحب بعارضہ نمونیا شدید طور پر بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴